صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 15 جنوری 2014ء بمطابق 13 ربیع الاوّل 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلَا تُجَٰدِلْ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا O يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ ٱلْقَوْلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًاO هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ جَٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَمَن يُجَٰدِلُ ٱللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا۔

(ترجمہ): اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں جو شخص دغا باز گناہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں جو شخص دغا باز گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ رات کو چھپ کر اس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا پھر قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے کون جھگڑے گا یا ان کا وکیل کون ہوگا۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر 736، محترمہ عظمیٰ خان (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 737، میڈم عظمیٰ خان (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 812، ملک ریاض خان، (موجود نہیں)۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): جنا ب سپیکر ، زمونږه هلته کښې يو پولیس اهلکار شهید شوے دے ، هغه د پا ره دعا وکړئ.

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 814، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ 812 میرا خیال ہے کہ ملک ریاض صاحب نہیں ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 813 اس سے پہلے ہے۔

جناب سپیکر: 81 نہیں، یہ 814 ہے۔ 813 اس میں نہیں ہے، وہ آخر میں ہے، ابھی نہیں ہے۔ اچھا 814، نلوٹھا صاحب۔

* 814 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق حکومت نے ضلع ایبٹ آباد PK-47 اور 48 میں ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن کی تھی جس میں حویلیاں ہسپتال اور آر ایچ سی لورہ شامل تھے نیز تمام ہسپتالوں کی بلڈنگ بھی تیار ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر دو ہسپتالوں میں منظور شدہ آسامیوں کی تعداد علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے نیز حکومت کب تک مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) صرف کیٹیگری ڈی ہسپتال حویلیاں کی آسامیاں منظور ہوئی ہیں جن کو مورخہ 30-08-2013 کو پر کیا جا چکا ہے۔ تفصیل درج ذیل لیٹر میں موجود ہے جبکہ لورہ ہسپتال کیلئے آسامیوں کی SNE محکمہ خزانہ کو بھیج دی گئی ہے جس کی منظوری کا انتظار ہے۔

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
FINANCE DEPARTMENT
NO.BOVI/FD/4-30/2008-09/VOL:II
DATED PESHAWAR THE 02/08/2011

To

The Secretary to Govt. of Khyber Pakhtunkhwa,
Health Department, Peshawar.

Subject: CREATION OF POSTS THROUGH SNE (FRESH) DURING THE YEAR 2011-12 RHC HAVELIAN INTO CATEGORY-D HOSPITAL DISTRICT ABBOTTABAD.

Dear Sir,

I am directed to refer to your letter No.SOB/HD/3-1/2011-12/ABBOTTABAD dated 2nd July, 2011 on the subject noted above and to state that Finance Department agrees to the creation of following 37 posts in RHC Havalian upgraded to Category-D Hospital. District Abbottabad with immediate effect during the CFY 2011-12 subject to observance of all codal/legal formalities before filling of the posts: -

S.No	Nomenclature of posts & BPS	No. of Posts
1.	Medical Specialist B-18	1
2.	Surgical Specialist B-18	1
3.	Gynecologist B-18	1
4.	Children Specialist B-18	1
5.	GDMO B-17	4
6.	Charge Nurse B-16	6
7.	Computer Operator B-12	1
8.	JCT (Anesthesia) B-9	2
9.	JCT (Surgical) B-9	2
10.	JCT (Pathology)B-9	3
11.	JCT (Radiology) B-9	2
12.	Store Keeper (B-6	1
13.	Electrician B-6	1
14.	Driver B-4	1
15.	Ward Attendant B-2	5
16.	Chowkidar B-1	2
17.	Mali B-1	1
18.	Sweeper B-1	2
	Total: -	**37**

2. Audit copy may kindly be furnished for authentication of this Department.

SD/-
(TAJ MUHAMMAD)
BUDGET OFFICER-VI

C. C.

1. District PMU Finance Department
2. Budget Officer (PFC-II) Finance Department.

SD/….
BUDGET OFFICER-VI

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جو جواب مجھے دیا گیا ہے، میں اس سے مطمئن ہوں۔ میرے حلقے میں جو آسامیاں خالی تھیں، اس کی SNE Approve ہو گئی ہے اور عملہ بھی وہاں پہ تعینات ہو گیا ہے لیکن کلاس فور کیلئے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ جو ڈرائیورز اور جو کلاس فور کی پوسٹیں ہیں، ان کے اوپر ابھی تک اپوائنٹمنٹ نہیں ہوئی ہے، انہوں نے اس دن مجھے کہا ہے کہ میں جلد از جلد ان شاءاللہ ڈی ایچ او کو کہوں گا کہ وہ وہاں پہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، یہ ہم نے ایک اصول بنایا ہے کہ کلاس فور جس علاقے میں ہوں، اس علاقے میں ترجیح انہی کو دی جائے گی تو انشاءاللہ اس میں کوئی اپوزیشن یا گورنمنٹ ایشو نہیں آنے دیں گے اور اگر آپ کے حلقے میں ہو گا تو آپ ہی کے ذریعے بھرتیاں ہوں گی ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 815 سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 815 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر، آر ایچ سی حویلیاں کو اپ گریڈ کر کے کیٹیگری بی ہسپتال کا درجہ دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ تیار ہو گئی ہے اور اس پر کتنا خرچہ آیا ہے؛

(ii) آیا محکمہ مذکورہ ہسپتال کو ضروری سامان (Equipments) کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر کو اپ گریڈ کر کے کیٹیگری بی ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) (i) (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(ii) یہ درجہ ڈی ہسپتال ہے جس کیلئے حکومت مالی سال 14-2013 میں تمام ضروری سامان (Equipments) کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کیلئے سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رقم رکھ دی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ ہسپتال تو کافی عرصے سے وہاں پہ بنا ہوا ہے اور SNE بھی اس کی Approve ہو گئی ہے اور عملہ وہاں پہ چلا گیا ہے۔ تو جواب میں محکمے نے کہا ہے کہ 14-2013 کی اے ڈی پی میں ہم نے، 13-2012 کی اے ڈی پی میں Equipment کیلئے رقم رکھی ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ Equipment کب تک پہنچ جائے گا کیونکہ حویلیاں اور ایبٹ آباد آنے جانے میں اس وقت ٹریفک کے رش کی وجہ سے گھنٹہ یا سوا گھنٹہ لگتا ہے اور جب کوئی مریض ایبٹ آباد لے جایا جائے تو راستے میں اس کی Death ہو جاتی ہے۔ جب کوئی سیریس مریض ہو تو Equipment نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہسپتال، جب تک اس میں Equipment نہیں جائے گا، سامان نہیں جائے گا تو وہ بالکل غیر مؤثر پڑا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب سے میں توقع رکھوں گا کہ وہ جلد از جلد Equipment وہاں پہ بھیج دیں کیونکہ اس سے پہلے سال بھی اے ڈی پی میں اس کیلئے رقم رکھی گئی تھی لیکن وہ سال بھی گزر گیا اور اب اس سال اس کیلئے رقم رکھی گئی ہے تو جتنا جلد ممکن ہو سکے، یہ Kindly مجھے یقین دہانی کرا دیں کہ فلاں ٹائم تک ہو جائے گا۔

وزیر صحت: بالکل، یہ آپ کی بات درست ہے، میرے خیال سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی کوسچن کرنا چاہتے ہیں، منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، میں نلوٹھا صاحب کے سپلیمنٹری میں یہی منسٹر صاحب سے ذرا یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تقریباً لکی سٹی کے ہسپتال پر بارہ کروڑ روپے کی لاگت سے پچھلی اے ڈی پی میں Construction ہو رہی ہے اور تقریباً اب Completion میں ہے لیکن سر، وہاں پہ جو مسئلہ ہے ایمبولینس کا، لکی سٹی کی خود اتنی آبادی ہے کہ اس کو بھی پورا نہیں کر سکتا اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر (ہسپتال) خود علیحدہ ایک ویرانے پہ بنایا گیا ہے اور تقریباً جب رات کے بارہ بج جاتے ہیں، دن کے بارہ بج جاتے ہیں تو وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا منسٹر صاحب سے کہ لکی سٹی ہسپتال

کیلئے اگر دو ایمبولینس کی، اگر ان کے پاس کوئی گنجائش ہوتا کہ وہاں پہ بنوں کو لانے لیجانے یا پشاور کو لانے لیجانے میں، یہ لکی سٹی ہسپتال اور خاص کر اس حلقے والوں کے ساتھ بڑی مہربانی ہو گی۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: یہ Basically سپلیمنٹری کوئسچن نہیں بنتا، بہر حال شوکت صاحب جواب دے دیں۔

وزیر صحت: یہ سر، بالکل انہوں نے جو Equipments کی جو بات کی، میرے خیال سے آپ کو پتہ ہے کہ جیسے انہوں نے پہلے کوئسچن میں کہا کہ ہم نے SNE منظور کرا کے ان کیلئے جو سٹاف کا بندوبست ہے، وہ پہلے کرایا۔ یہ جو جانان صاحب نے اس دن کوئسچن کیا تھا تو یہی مسئلہ تھا کہ پہلے ہمارے پاس سٹاف نہیں ہوتا تھا اور ہم مشینیں خرید کر کے وہ ساری زنگ آلود بنا دیں، تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو آپ کیلئے پیسے رکھے گئے ہیں، میں ابھی ہدایت کرتا ہوں کہ فوری طور پہ اس کیلئے جو بھی طریقہ کار ہو، وہ اپنایا جائے اور اس ہاسپٹل میں جو سٹاف اگر منظور ہوا ہے تو فوری طور پر اس کیلئے سامان کا، Equipment کا بندوبست کر دیا جائے۔ یہ جو لکی سٹی کا حوالہ دیا ہے، بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ ڈی ایچ کیو جو ہے، یہ کافی دور بنایا گیا ہے، اس سے کافی پرابلم آرہا ہے وہاں پہ، اور ہم نے ساری جو سہولیات ہیں، وہ ڈی ایچ کیو کو دی ہیں جبکہ ڈی ایچ کیو میں بالکل شام کے بعد وہاں کوئی جانا نہیں چاہتا، یہ اس کے بدلے میں کوشش کریں گے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اگر لکی سٹی ہاسپٹل کو اپ گریڈ کرنا چاہیں یا اس کو مزید Facility دینا چاہیں تو ان شاءاللہ میں تیار ہوں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! مطمئن ہیں آپ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، منسٹر صاحب خود بھی گئے ہیں اس ہسپتال میں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خود یہ دیکھ کر آئے ہیں اور پھر انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ بہت جلد وہاں پہ Equipment بھیج دیں گے۔ اب رقم بھی موجود ہے تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے، اگر بھیج دیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 870، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 870 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈیرہ اسماعیل خان جیل سے کئی دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہوئے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو انٹیلی جنس کی بروقت آگاہی کے باوجود کوئی عملی اقدامات نہیں کئے گئے جس کی وجہ سے ان دہشت گردوں کو فرار ہونے میں آسانی ہوئی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک ڈیرہ اسماعیل خان سے کتنے قیدی فرار ہوئے، نیز حکومت نے غفلت برتنے پر کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) انٹیلی جنس سے حاصل شدہ معلومات بابت حملہ سے جیل حکام اور ضلعی انتظامیہ ڈیرہ اسماعیل خان کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ جیل پر حملے کے دوران جیل عملہ اور ڈیوٹی پر مامور پولیس اہلکاروں نے اپنے وسائل اور استطاعت کے مطابق تقریباً چالیس منٹ تک حملہ آوروں کے خلاف مزاحمت کی۔ مزاحمت کے دوران پانچ پولیس اہلکار شہید ہوئے جبکہ نو پولیس اہلکار اور ایک جیل اہلکار زخمی ہوئے۔ تاہم دہشتگرد جدید اسلحہ سے لیس تھے جس میں راکٹ لانچر، گرنیڈ اور دیگر خودکار ہتھیار شامل تھے۔ چونکہ ڈیوٹی پر مامور جیل اور پولیس اہلکاروں کے پاس دہشت گردوں کے مقابلے میں معمولی نوعیت کے ہتھیار موجود تھے اور ساتھ ہی مقامی سیکورٹی ایجنسیوں کی بروقت مدد نہ پہنچنے کی وجہ سے حملہ آور دہشتگرد فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

(ج) ڈیرہ اسماعیل خان جیل پر حملے کی صورت میں کل 253 قیدی اور حوالاتی فرار ہونے میں کامیاب ہوئے جس میں 23 دہشتگرد تھے۔ ان فرار شدہ قیدیوں اور حوالاتیوں میں سے اب تک 91 افراد دوبارہ گرفتار کئے گئے ہیں جبکہ بقایا فرار شدہ ملزمان کے خلاف تفتیش جاری ہے، نیز غفلت برتنے پر اہلکاروں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(1) سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان کو معطل کر دیا گیا۔

(2) ایس پی ایلیٹ فورس، ڈی ایس پی ڈیرہ اسماعیل خان اور 25 ایلیٹ فورس سپاہیوں کو معطل کیا گیا۔

(3) ضلعی پولیس ڈیرہ اسماعیل خان نے ڈیوٹی پر مامور جیل اہلکاروں اور پولیس اہلکاروں کو تفتیش کی غرض سے گرفتار کیا۔

اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے واقعے کی تحقیقات کی غرض سے ایک اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ داخلہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اعلامیہ نمبر So(Com/ Enq) HD/CP D.I.Khan/2013 مورخہ 30-07-2013 کی تفصیل نیچے موجود ہے۔ مذکورہ کمیشن نے اپنی سفارشات صوبائی حکومت کو پیش کر دی ہیں جس کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
HOME & TRIBAL AFFAIRS DEPARTMENT

NOTIFICATION

NO.SO(COM/ENQ)HD/CP.DIK/2013: The Government of Khyber Pakhtunkhwa is pleased to commission an enquiry to probe into the incident of attack on Central Prison, D.I.Khan by the militants and resultant escape of 253 prisoners between the night of $29^{th}/30^{th}$ July, 2013.

The following Committee is constituted for the purpose:

1. Mr. Waqar Ayub — Chairman
   Senior Member Board of Revenue,
   Khyber Pakhtunkhwa.
2. Syed Alamgir Shah,
   Special Secretary, — Member
   Home & Tribal Affairs Department,
   Khyber Pakhtunkwha.
3. Syed Akhtar Ali Shah, — Member
   Additional IG (Special Branch),
   Khyber Pakhtunkhwa.
4. Rep: of the HQ 11 Corps, — Member
   Peshawar

Terms of Reference of the Enquiry Committee are as under:

1. To unearth the facts leading to the incident and fix responsibility.
2. What actions, if any, were initiated by field formations of all concerned in light of the threat received to Home Department, KPK on 28^{th} and 29^{th} of July, 2013?
3. Whether a joint security review of the prisons was undertaken in respect of specific threat and what decisions were taken to improve security of the prisons?

4. Whether followup action at the district and divisional level was timely upto the mark?
5. To fix responsibility (ies) for each or all of the above in case of violation of any law / rules / SOPs / directives.
6. To fix responsibility for acts of omission and commission, if any.

The Committee should come up with comprehensive and plausible recommendation to ensure the safety of the prisons in Khyber Pakhtunkhwa in the backdrop of D.I.Khan Jail incident.

The Committee shall complete the enquiry within 15 days and submit its report.

Home & Tribal Affairs Department shall provide secretarial support to the Committee.

Secretary to Govt. of
Khyber Pakhtunkhwa
Home & Tribal Affairs
Department

No.SO(COM/ENQ)/HD/CP.DIK/2013 Dated Peshawar 30th July, 2013

Copy forwarded to the:

1. Provisional Police Officer, Khyber Pakhtunkhwa, Peshawar
2. Additional Chief Secretary (FATA), Khyber Pakhtunkhwa
3. Secretary Establishment Department, Khyber Pakhtunkhwa
4. Secretary to Governor, Khyber Pakhtunkhwa
5. Commissioner, D.I.Khan Division.
6. Regional Police Officer, D.I.Khan
7. HQ 11 Corps, Peshawar Cantt with the request to nominate a suitable officer for the said purpose.
8. Inspector General of Prisons, Khyber Pakhtunkhwa
9. All Officers included in the Enquiry Committee.
10. Commissioner D I Khan Division.
11. Deputy Commission, D.I.Khan
12. Director Information, Khyber Pakhtunkhwa
13. PSO to Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa
14. PSO to Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa

15. PS to Advisor to Chief Minister (Prisons), Khyber Pakhtunkhwa
16. PS to Home Secretary, Khyber Pakhtunkhwa
17. PS to Special Secretary Home, Khyber Pakhtunkhwa

SECTION OFFICER (COM/ENQ)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ کام کیا ہے۔، ہں نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

جناب سپیکر: اچھا ہے، یہ اچھی بات ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، یہ جو جواب ہے، محکمے نے دیا ہے جی تو انٹیلی جنس رپورٹس اور معلومات جیل حکام اور ضلعی انتظامیہ کو ملنے کے باوجود میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے اور محکمے سے کہ کیوں نہیں وہ انتظامات کئے گئے اس کے سیکورٹی کے؟ وہاں پہ انتظامات نہیں کئے گئے اور اتنی غفلت برتی گئی جس کی وجہ سے جیل کے اوپر، جبکہ جیل کے اندر جو لوگ، مطلب کوئی بھی حادثہ ہو تو اس کی ذمہ داری محکمے کے اوپر اور، حکومت کے اوپر ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد دوسری بات جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ جو 23 دہشت گرد اور ساتھ 253 قیدی وہاں سے فرار ہوئے اور 191 انہوں نے کہا ہے کہ واپس گرفتار کئے لیکن دہشت گرد کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ تو یہ سمجھا جائے کہ انٹیلی جنس رپورٹ کے باوجود ضلعی انتظامیہ نے جیل حکام اور حکومت نے کیوں توجہ نہیں دی؟ اور پھر اس کے بعد یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ جو جیل پہ عملہ مامور تھا، اس کے پاس جو ہتھیار تھے، وہ معمولی نوعیت کے تھے اور دہشت گردوں کے پاس ہتھیار، تو حکومت کے پاس معمولی نوعیت کے اگر ہتھیار ہوں اور دہشت گردوں کے پاس ہیوی ہتھیار ہوں تو پھر یہ کس طرح دفاع کیا جائے گا سر، اداروں کا کس طرح دفاع کیا جائے گا؟ اگر ایک سول آدمی کو کوئی پروٹیکشن نہیں ملتی ہے یا اس کے اوپر کوئی دہشت گرد حملہ کر دیتا ہے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن کسی ادارے کے اوپر دہشت گرد حملہ کر دیں اور ادارے کو حکومت کو پہلے سے معلوم بھی ہو، اطلاع بھی ہو اور پھر اس کیلئے حفاظتی اقدامات نہ کئے جائیں تو کس طرح ان دہشت گردوں کا مقابلہ کیا جائے گا؟ تو جناب سپیکر صاحب، ہم کیا یہ سمجھیں کہ دہشت گردوں کو کوئی کھلی چھٹی تو نہیں مل رہی ہے کہ وہ جو چاہیں، وہ

کریں اور 91 قیدیوں کو تو گرفتار کیا گیا جیل توڑنے کے بعد لیکن ان میں دہشت گرد کوئی گرفتار نہیں ہوا تو یہ سوالیہ نشان ہے جناب سپیکر صاحب، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح سے غفلت برتی گئی تو پھر ہمارے صوبے کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یقین وکړئ، دا سوال تاسو وګورئ، زه خو داسې حیران حیران غوندې شوم۔ اخری خط جی 30-07-2013 باندې استولے دے او 08-01، 09، 10، 11، 12 شپږ میاشتې جی وشوې، زما به دا ګزارش وی رول 48 لاندې زه دا ګزارش کوم چې دا سوال د بحث د پاره منظور کړلے شی چې په دغه سوال باندې مطلب دا دے مکمل بحث وکړلے شی چې دا په کومه طریقه باندې دا صورتحال میدان ته راشی او دې نه مخکښې تیر حکومت کښې بنوں جیل مات شولو، هغه خبره هم دغه شان پاتې شوله، بیا دې ځلې بیا دا اووه میاشتې تیرې شولې، اوسه پورې هغوی مونږ ته وائی مطلب دا دے چې صحیح معلومات نه دی معلوم، نو زما به تاسو نه دا ګزارش وی چې دا د بحث د پاره منظور کړلے شی او دا درخواست می دے تاسو ته۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ نلوٹھا صاحب نے بہت اچھا سوال کیا ہے، کوئی پیشگی اطلاع نہیں تھی اور باقاعدہ حکومت نے اس کیلئے یہ جیل کی جو موجودہ وہاں فورس تھی، انہوں نے چالیس منٹ تک باقاعدہ مزاحمت کی ہے، فائرنگ ہوئی ہے مگر جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ وہ جدید ہتھیاروں سے لیس تھے اور اس وقت بروقت امداد نہ پہنچ سکی تو اس لئے یہ ہو چکا، اور ان شاء اللہ اس کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے باقاعدہ انکوائری کا حکم دے دیا ہے اور ان شاء اللہ اس قسم کے حرکات آئندہ نہیں ہوں گے اور جو دہشت گرد ہیں اس کے پیچھے حکومت باقاعدہ لگی ہوئی ہے، ان شاء اللہ جلد ہی ہم ان کو گرفتار کرلیں گے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب۔

مفتی سید جانان: انٹیلی جنس سے حاصل شدہ معلومات بابت حملہ جیل حکام اور ضلعی انتظامیہ ڈیرہ اسماعیل خان کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جاتا رہا، ملک صاحب چې کومه خبره کوی کنه، زه وایم چې دا پیشګی اطلاع ده، دوئ پخپله جواب کښې لیکی، مطلب دا دے چې مونږ دغه خلقو ته وئیلی دی، زما به دا ګزارش وی چې مونږ ته صحیح صورتحال معلوم شی چې صحیح صورتحال څه دے ؟ بیا هم هغه شان به د اسمبلئ دا خلق به هم هغه شان سوچ وکړلے شی۔ زما دا ګزارش دے، دا د بحث د پاره دا سوال منظور کړلے شی۔

جناب سپیکر: ایک 'پراپر' جواب دیدیں اور انہوں نے جو ریکویسٹ کی ہے کہ باقاعدہ اس کو بحث کیلئے منظور کیا جائے تو اس میں باقاعدہ Comments چاہوں گا، ملک قاسم صاحب۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: دا خیز ګوری شوے دے، هر څه چې دی په دې باندې Already انکوائری لګیا ده، تاسو به مطمئن شئ، که نه وی نو بیا دا فورم خو چا وړے نه دے کنه ان شاء الله العزیز۔ نلوٹھا صاحب! آپ مطمئن ہونگے، انکوائری جاری ہے اور اس میں باقاعدہ لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں، پولیس اہلکاروں کو، ایلیٹ فورس کے اہلکاروں کو باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے اور ان کو برخاست کر دیا گیا ہے کافی، بہت سخت کارروائی ان کے خلاف جاری ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، اس کے جواب میں یہ لکھا ہے، جواب میں ایک اور بات انہوں نے لکھی ہے جی کہ ساتھ ہی مقامی سیکورٹی ایجنسیوں کی بروقت مدد نہ پہنچنے کی وجہ سے حملہ آور اور دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ سر، یہ بروقت سیکورٹی فورسز کیوں نہیں پہنچی ہیں؟ وہاں پر انہیں اطلاع بھی تھی اور پھر جواب میں انہوں نے خود یہ لکھا ہوا ہے کہ انٹیلی جنس سے حاصل شدہ بابت عملہ سے جیل حکام اور ضلعی انتظامیہ ڈیرہ اسماعیل خان کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جاتا رہا۔ تو یہ ڈسکشن کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب! ایک تو یہ اگر آپ کو باقاعدہ بحث کیلئے لانا چاہتے ہیں تو آپ Written میں وہ ہمیں دیدیں۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: سر جی، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: اس میں انکوائری جاری ہے، جب تک انکوائری مکمل نہیں ہو جاتی اس وقت تک تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ انکوائری جاری ہے، رپورٹ سامنے آئے گی، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے باقاعدہ اناؤنس کیا ہے کہ یہ میں پبلک کیلئے اناؤنس کروں گا۔ (مداخلت) انکوائری پیش کردی جائے گی اسمبلی فلور پہ۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، دا یو ډیر اهم ایشو ده، تاسو مهربانی وکړئ دا د بحث د پاره منظور کړئ، په دیکښې به مونږ تاسو ته۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Okay، اچھا۔ اس پہ نوٹس ہمیں ملا ہے، قانون کے مطابق ہم اس کو دیکھیں گے۔ کوئسچن نمبر، اس پہ نوٹس آگیا ہے، اس پہ ہم قانون کے مطابق عمل درآمد کریں گے۔ کوئسچن نمبر 816، سردار حسین بابک۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، اس پر میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے، اگر آپ اجازت دیں تو۔

Mr. Speaker: No, no.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: رول 45 کے تحت آپ مجھے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, ji Madam.

* 816 _ جناب سردار حسین (سوال محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی نے پیش کیا): کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرون ممالک اور بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کس ملک کے مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد مل رہی ہے، نیز مذکورہ رقم کن مدات میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر صحت) (جواب مشیر فزیکل پلاننگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ صحت کو اس وقت جن ممالک سے امداد مل رہی ہے،ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ملک کا نام	ادارے کا نام
جرمنی	GIZ KFW,GAVI
جاپان	JICA
انگلستان	DFID
یو این او	WFP, WORLD BANK

EXPENDITURE STATEMENT OF FOREIGN AIDED PROJECTS

S. No	Project Name	2010-11		2011-12		2012-13	
		Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure
1.	T.B Control Programe (KfW, GIZ, Germany	7.092	7.092	96.00	43.255	396.163	372.72
2.	Equipment for Basic Health Services (KfW Germany)	400.00	12.88	400.00	17.176	400.00	64.749
3.	Establishment of Safe Blood Transfusion (KfW Germany)	114.74	0.26	114.74	15.52	114.74	98.54
4.	Expanded Program on Immunization (JICA, Japan)GAVI Germany) UNICEF	62.034	21.109	58.740	52.914	130.11	16.586
5.	Promotion Safe Motherhood & Child Health (World Food Program)	207.840	32.910	249.70	480.00	249.70	517.46

6.	Revitalizing/Strengthening Health Services (World Bank)	-	-	-	-	500.00	4.34
7.	National MNCH Program (DFID UK)	459.816	22.057	425.050	158.825	617.955	160.506

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو انہوں نے لسٹ فراہم کی ہے جناب! محکمے نے، وفاقی وزیر منصوبہ بندی نے، انہوں نے تو صرف یہ چند بتائے ہیں، جو ہمیں تفصیل انہوں نے دی ہے، اس میں تو شاید جو پچھلے دنوں، ابھی ایک کوسچن کے Answer میں بتایا گیا تھا، صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے وہ Missing ہے، صرف وہ والے ادارے بتائے ہیں جو کہ یو این ایجنسیز ہیں یا اس سے Related، لیکن اگر آپ دیکھیں تو مکمل معلومات بیرونی مالیاتی اداروں سے یا بیرونی ممالک کئی ایسے نہیں ہے مثلاً اس دن امریکہ کے سفارتخانے کے حوالے سے جواب دیا گیا تھا کہ وہ امداد آتی ہے اور اس کو استعمال کیا گیا ہے، وہ نہیں ہے، اس میں نار کوٹیکس آفیئرز سیکشن کی طرف سے بھی صوبے کو ملتی ہے، ایک بیرونی امداد ہے اور اسی طریقے سے کچھ اور ادارے ہیں جن کی بھی شاید اس میں Missing ہو، تو میں چاہوں گی کہ اس پہ ذرا ہمیں Clarify کر دیں، وفاقی وزیر منصوبہ بندی یا ان کے Behalf پہ جو بھی وزیر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔ جی خلیل صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): جناب سپیکر صاحب، اس میں تو باقاعدہ ڈیٹیل سے دیا ہوا ایک Answer میرے خیال میں یہ اس کو Mix کر رہی ہیں، اس سے پچھلا جو کوسچن ہے، اس کے ساتھ یہ Mix کر رہی ہیں۔ (مداخلت) دیکھیں جی، جو کوسچن ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل صاحب۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: اس میں تو باقاعدہ مکمل ڈیٹیل دی گئی ہے، 35 thousand million rupees کی وہ باقاعدہ ڈیٹیل مکمل ڈیٹیل دی ہوئی ہے جی، اس میں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، اس میں ہے کہ محکمہ کو بیرونی ممالک اور بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے۔ اس میں ہے، 'جی ہاں' یہ درست ہے، تو اگر جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کس ملک کے

مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد مل رہی ہے؟ میرا خیال ہے منسٹر صاحب اس میں اتنے نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس میں نابلد ہیں، میرا خیال ہے جناب سپیکر، اس کے متعلق ذرا محکمہ-----

جناب سپیکر: اس میں یہ اس کے ساتھ لف ہے اور اس میں پوری ڈیٹیل موجود ہے۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: نہیں باقاعدہ ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے، اس کے ساتھ باقاعدہ ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے، ان کو اگر کوئی ڈیٹیل چاہیے ہو تو یہ دوبارہ اپنا کوسچن لے آئیں، الگ کوسچن لے آئیں اپنا۔

جناب سپیکر: ہاں، اس میں میڈم! آپ دیکھ لیں ڈیٹیل موجود ہے، وہ اس میں پوری ڈیٹیل موجود ہے (شور) میں آگے جا رہا ہوں۔ کوسچن نمبر 817، سردار حسین بابک صاحب، (موجود نہیں)۔ کوسچن نمبر 835، سردار حسین بابک صاحب، (موجود نہیں)۔ سردار حسین بابک صاحب کا بڑا کوسچن نمبر 836، (موجود نہیں)۔ کوسچن نمبر 889، محترمہ نجمہ شاہین، ایم پی اے، (موجود نہیں)۔ کوسچن نمبر 818، گوہر علی شاہ، ایم پی اے، (موجود نہیں)۔ کوسچن نمبر 819، گوہر علی شاہ، ایم پی اے، (موجود نہیں)۔ یہ کوسچن نمبر 871، 'سوری' نمبر 843۔871 not present، کوسچن نمبر 843 سید جعفر شاہ صاحب۔

* 843 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آٹھ سال پہلے تحصیل کالام شہوں میں ڈسپنسری کی منظوری دی گئی تھی جس کی تعمیر گزشتہ دور حکومت میں یعنی آٹھ ماہ پہلے مکمل ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈسپنسری میں عملی کام کا آغاز اور عملہ کی تعیناتی کب تک مکمل کی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 08-2007 میں تحصیل کالام شہوں میں ڈسپنسری منظور ہوئی تھی جو کہ جنوری 2013 میں محکمہ صحت ضلع سوات کے حوالہ کی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کو ضروری سامان، دوائیاں اور سٹاف فراہم کر دیا گیا ہے اور نومبر 2013 کے آخری ہفتے سے مذکورہ ڈسپنسری میں کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں کافی حد تک مطمئن ہوں، ایک چھوٹی سی، اگر وزیر صحت صاحب توجہ دے دیں، انہوں نے کہا کہ عملہ سٹاف فراہم کر دیا گیا ہے، اس میں ابھی کچھ سٹاف کی کمی ہے اس کو اگر پورا کیا جائے جلدی جلدی تاکہ وہ ڈسپنسری فعال ہو تو یہ بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، ہم نے، جو شروع میں ہم آئے تھے تو ہم نے یہ کہا تھا کہ جو بڑے بڑے ہاسپٹلز ہیں، ان میں ہم نے دوائیوں کیلئے اس کیلئے سپیشل فنڈ دیا تھا اور اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ ڈی ایچ کیو کو دے چکے ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر اور آر ایچ سی اور بی ایچ یو اور ڈسپنسری لیول پر ہم جا رہے ہیں ان شاء اللہ۔ آپ کیلئے کوشش کریں گے کہ وہاں پہ جتنا بھی، چونکہ یہ ہسپتالوں کی جو حالت ہے جناب سپیکر، اس کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے اس لئے کہ اس کے بغیر غریب آدمی کو کوئی ریلیف نہیں مل سکتا اور نہ اس پر کوئی Compromise ہو سکتا ہے، ان شاء اللہ جو بھی کمی ہے، وہ ہم پوری کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 844, Syed Jafar Shah Sahib.

* 844 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال مدین 2010ء کے تباہ کن سیلاب کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے جبکہ مذکورہ ہسپتال پچھلے کئی سالوں سے کرایہ کی بلڈنگ میں چلایا جا رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت سال 12-2011 میں ہسپتال کی عمارت کی تعمیر اور زمین کی خریداری کیلئے 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم بھی مختص کی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک کئے گئے اقدامات کی تفصیل بتائی جائے نیز اس ہسپتال کی تعمیر کا کام کب تک شروع ہو گا اور کب پایہ تکمیل کو پہنچے گا، نیز اتنے عرصے تاخیر کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) چونکہ سیلاب کی وجہ سے ہسپتال کی تباہی کے ساتھ اس کی موجودہ جگہ / زمین مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے اور دوبارہ تعمیر اسی جگہ ممکن نہیں تھی، لہذا ہسپتال کیلئے سیلاب سے محفوظ جگہ میں 63 کنال اور ½ 11 مرلہ زمین کی خریداری کا کیس ڈسٹرکٹ کلکٹر سوات کے ساتھ چل رہا ہے، اس میں اب تک سیکشن فور اور فائیو کے نوٹیفیکیشنز ہو چکے ہیں اور سیکشن سیکس کا نوٹیفیکیشن مورخہ 30-10-2013 کو ڈسٹرکٹ کلکٹر کو بھیجا گیا ہے۔ جونہی زمین کا ایوارڈ ہو جائے گا تو ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ کو کام شروع کرنے کا کہا جائے گا اور کام شروع کرنے کے بعد 30 ماہ عرصہ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب جعفر شاہ: سر، اس میں یہ ہے کہ یہ ایشو بہت لمبا ہو گیا ہے، یہ معاملہ۔ پچھلے تین سال سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے Land acquisition کیلئے سیکشن فور اور پھر سیکشن فائیو اور ابھی سیکشن سیکس ڈھائی سال ہو گئے، اس کے 400 ملین روپے، چالیس کروڑ روپے اس کیلئے پچھلے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں اور ابھی مدین سول ہاسپٹل کرائے کی بلڈنگ میں ہم چلا رہے ہیں، وہ جگہ بھی تنگ ہے، شاید شوکت صاحب نے وزٹ بھی کیا ہو۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کو Expedite کیا جائے تاکہ ہم کام شروع کرواسکیں اور یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ Already اس میں دیا جا چکا ہے، یہ جو ڈسٹرکٹ کلکٹر سوات ہیں، ان کے ساتھ کیس چل رہا ہے اور جیسے ہی ایوارڈ ہو جائے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس پر فوری کام شروع کر دیا جائے گا اور اس میں Date بھی دی گئی ہے کہ 30 ماہ کے عرصے میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو انشاءاللہ اس میں دیر نہیں ہو گی۔

جناب جعفر شاہ: یہ ٹھیک ہے لیکن میرا یہ ہے کہ ابھی یہ اتنا لمبا پراسیس ہوتا ہے، اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں، Or we request the Court کہ اس کو جلدی Expedite کرے اس چیز کو اور یہ اتنی Important چیزیں ہوتی ہیں کہ ابھی زمین دیکھی گئی ہے اور اس کا سلیکشن بھی ہو گیا ہے۔ آج تین سال ہو گئے ہیں اس کے سیکشن فور، فائیو وغیرہ اور آگے سیکس اور اس پہ یہ میں نہیں سمجھتا کہ کیا کریں لاء منسٹر یا کوئی بھی اس چیز کو Tackle کرے، اگر نہیں ہیں لاء منسٹر تو کوئی بھی بندہ، تاکہ اس چیز کو ہم Expedite کریں، یہی میری ریکویسٹ ہو گی۔

وزیر صحت: نہیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہو گی ان شاءاللہ، جیسے میں نے آپ سے عرض کیا کہ ۔۔۔۔

Mr. Jafar Shah: You can write a letter.

وزیر صحت: ایوارڈ ظاہر ہے، وہی کریں گے تو جیسے ہی ہو جائے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ اس پہ کوئی غفلت کا مظاہرہ نہیں ہو گا، نہ اس میں کوئی تاخیر ہو گی۔ اس میں آپ بھی ہماری مدد کریں جہاں پہ آپ سمجھتے ہیں۔

Mr. Jafar Shah: I am at your disposal, Sir.

وزیر صحت: بالکل آپ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں، جو بھی آپ کو لگتا ہے، ان شاءاللہ ہم پورا تعاون کریں گے۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

وزیر صحت: شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 846، سید جعفر شاہ۔

* 846 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر کھیل ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2012-13 میں PK-85 سوات میں کھیل کے میدان کی تعمیر کیلئے حکومت نے دو کروڑ روپے کی رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گراؤنڈ کیلئے مقامی ایم پی اے کی مشاورت اور لوگوں کے مطالبے اور ضرورت کی بنیاد پر ہائی سکول لائیکوٹ بحرین کے ساتھ واقع زمین کو منتخب کیا گیا تھا:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ گراؤنڈ کی تعمیر کب شروع کرے گی اور اس کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر کھیل، ثقافت، سیاحت و عجائب گھر): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جواب پیرا نمبر (الف) و (ب) میں موجود ہے۔

جناب جعفر شاہ: سر، یہ Actually میں مطمئن اس لئے ہوں کہ یہ سوال میرے خیال میں پرائمری ایجوکیشن کے حوالے سے تھا اور غلطی سے میں نے سپورٹس سے پوچھا ہے تو وہ گراؤنڈ جو ہے، وہ پرائمری ایجوکیشن کے پاس ہے میرے خیال میں، اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ نہیں ہے، تو میں ان سے Take up کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Okay, thank you۔ کوئسچن نمبر 879، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 879 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سوات کے حلقہ پی کے 85 میں واقع ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں موجود سٹاف کی تفصیل بمعہ درکار آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع سوات کے حلقہ PK-85 میں واقع سول ہسپتال مدین، کالام اور ڈسپنسریز چم گھڑو، اتروڑ، اوشو اور شہوں میں منظور شدہ، پر اور خالی آسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب جعفر شاہ: یہ بھی ہے۔ ہاں اس میں سر یہ ہے کہ یہ بہت بڑا کافی گھمبیر ایشو ہے۔ شوکت صاحب! اس میں اگر آپ دیکھ لیں، اگر سول ہاسپٹل مدین کو دیکھ لیں تو میرے خیال میں اس میں ایک دو تین چار، پانچ پانچ آسامیاں وہاں پہ سپیشلسٹ کیڈر کی، پروفیشنلز کی خالی ہیں۔ اس طرح کالام میں صرف ایک آسامی ایسی ہے کہ اس پہ یہ بندہ کام کر رہا ہے اور یہ جو چارج نرسز کا انہوں نے لکھا ہے تو آج میں نے Confirm کیا

ہے، It is not correct answer، تو اس کو اگر آپ مہربانی کرکے دیکھ لیں، میں خود بھی بیٹھ سکتا ہوں آپ کے ساتھ اور سیکرٹری صاحب کے ساتھ کیونکہ یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہوتا ہے۔ پانچ سپیشلسٹ کیڈرز کے ڈاکٹرز ابھی مدین ہاسپٹل میں نہیں ہیں، ایک دو تین چار پانچ چھ سات، ٹوٹل آٹھ میں سے سات سٹاف ممبرز کالام ہاسپٹل میں نہیں ہیں تو صرف ایک کیٹیگری کے سٹاف ممبرز وہاں پہ ہیں اور یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے، اس کو اگر Specially consider کیا جائے تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ چونکہ بڑا اہم ایشو تھا، جب ہم آئے تھے تو پروموشن رکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے یہ Shortage آرہی ہے کہ گریڈ سولہ سترہ اٹھارہ ابھی ہم نے ڈاکٹروں سے، تقریباً تین بار اخبار میں اشتہار بھی دے چکے ہیں کہ وہ اپنی اے سی آرز جمع کرادیں، جیسے ہی وہ اپنی اے سی آرز جمع کردیں اور ہم نے یہ بھی ان کو ریلیف دی ہے کہ اگر پندرہ سال کی اے سی آر نہیں ہو سکتی، تین سال کی اے سی آر دے دیں تاکہ جو سترہ گریڈ میں موجود ہیں، ہم ان کو اٹھارہ میں بھیجیں، اٹھارہ کو انیس میں اور انیس کو بیس میں، تو یہ سلسلہ تب جاکے پورا ہوگا۔ اب ظاہر ہے Shortage ہے، تو Shortage ایسے پوری ہوگی کہ جب سترہ والے اٹھارہ میں جائیں گے تو ہم نئی بھرتیاں کریں گے سترہ میں، اور ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی ایک ہزار کے قریب پوسٹیں ہیں تو جہاں جہاں ہمیں کمی نظر آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو پورا کیا جائے گا، ترجیح دی جائے گی، اس لئے کہ یہ کالام، مدین ایسے علاقے ہیں جناب سپیکر! کہ وہاں سے، کوہستان بھی ہے، وہاں سے کسی مریض کو لانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور یہ بڑی زیادتی ہوتی ہے کہ اگر وہاں پہ ہم صحت کی سہولتیں فراہم نہ کریں کیونکہ ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے، جو بھی ڈاکٹر فارغ ہوتا ہے، وہ زور لگاتا ہے کہ پشاور مردان سے نہ نکلیں لیکن ان شاء اللہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جو آئندہ بھرتی ہوگی، وہ Domicile basis پہ ہوگی اور کوشش کریں گے کہ اسی علاقے کیلئے ان کو تعینات کیا جائے، ان کی بھرتی کی جائے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ میری ایک اور ایڈیشنل ریکویسٹ یہ ہوگی کہ جو دور دراز علاقے ہیں، اس میں میری ایک قرارداد بھی آرہی ہے کہ جس طرح کالام ہے، کوہستان ہے یا بالاکوٹ ہے یا اس طرح کے علاقے یا South میں ہیں، لکی مروت وغیرہ، جہاں پہ لوگ سہولیات کی کمی کی وجہ سے نہیں جارہے ہیں

Especiallyڈاکٹرز اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں، ان کیلئے ہارڈ ایریا الاؤنس کا اس پر تو میری ایک قرارداد بھی آرہی ہے لیکن میں ریکویسٹ کروں گا منسٹر صاحب سے کہ Especially کالام میں 2012ء میں ہم نے تین ڈاکٹرز اسی حکومت کے دور میں بھرتی کئے، Two males اور ایک لیڈی ڈاکٹر اور تین مہینے بعد انہوں نے Resign کیا تو ان کو اگر ہم کچھ خصوصی الاؤنس دیدیں، ہارڈ ایریا الاؤنس یا جو بھی ہو، جس طرح کہ شانگلہ میں ہے، اس طرح کے علاقے تو اس سے میرے خیال میں اس مسئلے پہ ہم قابو پا سکتے ہیں۔ ٹیچرز کا بھی یہی مسئلہ ہے، Actually throughout the Province in hard areas۔

جناب سپیکر: جناب شوکت صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ جو بات کر رہے ہیں، بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور Already اس پہ کام کر چکے ہیں، ان شاءاللہ بہت جلد اس کی اناؤنسمنٹ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ جناب سپیکر! یہ خوشخبری بھی دے رہا ہوں کہ جو ڈاکٹر حضرات تھے، ان کا سروس سٹرکچر تیار ہو چکا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلد اس کی اناؤنسمنٹ میں کرنے جا رہا ہوں، بہترین سروس سٹرکچر ہو گا جس پہ خود ڈاکٹروں نے بیٹھ کے وہ سروس سٹرکچر بنایا ہے تو ڈاکٹروں کا کم از کم یہ ایشو ختم ہو جائے گا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 813، مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔ جی جناب منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، آج میں یہاں پہ موجود سارے جتنے بھی ممبران حضرات ہیں، آج میرے نالج میں یہ بات آگئی ہے اور آپ کے نالج میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پہ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ معذور افراد کو وہیل چیئر فراہم کیا کرتا تھا لیکن وہ وہیل چیئر بمشکل ایک ہفتہ استعمال ہو جاتی تھی اور پھر وہ خراب ہو جاتی تھی، یہ میں پچھلے سیشن کی جو حکومت تھی، انکی میں بات کر رہا ہوں۔ سر، آج منسٹر صاحبہ کے نالج میں بھی یہ بات میں نے لائی ہے، انہوں نے پھر کہا کہ ہم نے دوبارہ ٹینڈرز کئے ہیں تاکہ اصلی وہیل چیئرز جو صحیح ہوں، دو نمبر کی وہیل چیئرز نہ ہوں۔ اب وہ جو بندہ ہے، وہ چلا گیا ہے ہائی کورٹ، ہائی کورٹ سے انہوں نے Stay لیا ہے اور ابھی تک میرے خیال میں چھ مہینے ہو گئے ہیں سر، چھ مہینے سے ہائی کورٹ میں وہ کیس پینڈنگ ہے۔ وہ بندہ Stay پہ سب کچھ کر رہا ہے اور یہاں پہ میرے خیال میں جتنے بھی ایم پی ایز حضرات بیٹھے ہیں، ہر ایک کو معذور افراد کی وہیل چیئرز کی ضرورت ہے سر اور صرف ایک

بندے کی وجہ سے یہ سارا سسٹم ہمارا بند پڑا ہوا ہے، تو میں Kindly ریکویسٹ کروں گا کہ یہاں پہ اگر یہ اسمبلی ایک متفقہ ریزولیوشن پاس کرے تاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے نالج میں یہ بات آجائے کہ یہ چھ مہینے سے کیوں اس بندے کو ٹینڈر پہ Stay دیا ہے سر، وہ کام ہی نہیں چل رہا کہ آج کوئی ایک بندہ صحیح وہیل چیئرز فراہم کرے تاکہ جو معذور افراد ہیں، ان کو سر یہ وہیل چیئرز مل جائیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: میڈیم! آپ کیا Comments کریں گی اس کے اوپر؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): سر! Sir, we discussed it actually، سی ایم صاحب وہاں پہ تھے تو ایسے By chance ملے And he was asking for wheel chairs، تو میں نے یہی کہا کہ Because یہ کورٹ میں ہے، یہ ٹینڈر والا، تو انہوں نے کہا کہ اتنے عرصے سے کیوں ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں خود بھی حیران ہوں کہ ?Why is it for so long، تو جیسے آپ کو پتہ ہے کہ یہ جو گورنمنٹ کے ادارے ہیں، جیسے اب ہیلتھ ہے تو اتنے ہمارے وہاں پہ ہیلتھ کے ڈاکٹرز ایک دوسرے کے Against چلے جاتے ہیں، I really don't know what should be the solution for that like کہ ہم یہاں سے وہ پاس کریں، ان کو کہیں Really I don't have the answer for that کہ کس طرح ان کو ہم Vacate کرائیں، اس Stay کو؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس حوالے سے آپ ایڈوکیٹ جنرل سے بات کرلیں اور جو اس کی 'لیگل' ضروریات ہیں، ان کو پورا کریں اور اس کے مطابق اس کیلئے کوئی، مطلب اپنا ڈیپارٹمنٹ خود اس کو Follow کرے اور جو جو Necessary legal requirements ہیں، اس کو پورا کرے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

736 محترمہ عظمیٰ خان: (الف) کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آپریشن تھیٹر موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیپارٹمنٹ میں بیک وقت کتنے مریضوں کے آپریشن کرنے کی گنجائش ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں دو آپریشن تھیٹرز ہیں جس میں چار آپریشن ٹیبلز ہیں اور اس طرح بیک وقت چار مریضوں کے آپریشنز کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

737 محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ صوبے کا سب سے بڑا ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیپارٹمنٹ میں بیک وقت کتنے مریضوں کے علاج کی گنجائش ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں مریضوں کے داخلے کیلئے 76 بستر موجود ہیں، اس میں دو آپریشن تھیٹرز ہیں جس میں چار آپریشن ٹیبلز ہیں جبکہ نیا ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ جو کہ تقریباً ایک ماہ کے عرصے تک مکمل ہو جائے گا، اس میں 200 بستر ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس میں آٹھ آپریشن تھیٹرز ہیں جن میں بیک وقت آٹھ آپریشنز ہو سکیں گے۔

812 ملک ریاض خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خلیفہ گل نواز ہسپتال بنوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی پوسٹیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کتنی پوسٹیں پر کی جا چکی ہیں اور کتنی پوسٹوں پر ڈاکٹرز کی تقرری باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں مختلف سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ، پر اور خالی آسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Name of Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Anesthetist BPS-18	05	-	05
Dental surgeon BPS-18	01	01	Nil
Pathologist BPS-18	01	-	01
Neuro Surgeon BPS-18	01	-	01

817 جناب سردار حسین: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرون ممالک اور بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کس ملک کے مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد مل رہی ہے، نیز مذکورہ رقم کن مدات میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں ملنے والی امداد کی تفصیلات مندرج ذیل ہیں:

1۔ مالی اداروں کی تفصیل بمعہ رقم لف A کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

2۔ منصوبوں کی تفصیل بمعہ مختص رقم لف B کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

889 محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں پولیس کی کل کتنی نفری ہے؛

(ب) آیا یہ نفری کوہاٹ کے تمام علاقے کے امن وامان برقرار رکھنے کیلئے کافی ہے؛

(ج) کتنی نفری اراکین پارلیمنٹ وافسران یا دیگر افراد کی حفاظت کیلئے تعینات ہے، تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) ضلع کوہاٹ کی کل پولیس نفری 1461 ہے جن کی عہدہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

اے ایس پی	ڈی ایس پی	ایس ایس پی لیگل	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کنسٹیبل	کنسٹیبل
1	3	1	7	1	18	117	1268

(ب) ضلع کوہاٹ ایک وسیع علاقے پر مشتمل ہے جس کی آبادی کے تناسب سے موجودہ نفری انتہائی کم ہے۔اس کے علاوہ ضلع کوہاٹ کیلئے مزید 1800 کنسٹیبلان کی ضرورت ہے۔

(ج) اراکین پارلیمنٹ وافسران اور دیگر افراد کی حفاظت کیلئے ذیل نفری ڈیوٹی پر تعینات ہے:

نمبر شمار	نام افسران	HC	FC
1	گارڈ بنگلہ کمشنر صاحب	1	4
2	آفس کمشنر	1	4
3	بنگلہ ڈپٹی کمشنر	1	4

2	0	گنر ڈپٹی کمشنر	4
4	1	بنگلہ سیشن جج	5
2	0	گنر سیشن جج	6
3	1	بنگلہ ATC جج	7
11	0	نوردراز آفیسر میونسپل کمیٹی کوہاٹ	8
7	0	جج صاحبان	9
1	0	ATC-PP	10
3	0	گنر Atc	11
2	0	قلب حسن سابقہ ایم پی اے	12
1	0	ابن علی (ریٹائرڈ چیف جسٹس)	13
4	0	جاوید ابراہیم پراچہ	14
1	0	سابقہ ایم پی اے مسرت شفیع	15
1	0	مولانا حمید حسین	16
1	0	دینا ناز ایم پی اے	17
8	0	امجد آفریدی ایم پی اے	18
1	0	گنر کھمکول شریف	19
1	0	آئی جی عبدالمجید مروت	20
1	0	ڈی آئی جی ادریس خان	21
1	0	ڈی آئی جی نثار تنولی.	22
1	1	ایس ایس پی گل سعید	23
2	0	ڈی آئی جی قدرت اللہ	24
1	0	ڈی آئی جی عبداللہ	25
1	0	اے ایس پی بلال	26
1	0	ایس پی نثار مروت	27
1	0	ایس ایس پی کریم جان	28
1	0	ڈی آئی جی مسعود پراچہ ریٹائرڈ	29

1	0	بیوہ ایس پی علمدار حسین	30
1	0	خالد عمر زئی سابقہ کمشنر کوہاٹ	31
2	0	الیکشن کمیشن آفیسر	32
1	0	وائس چانسلر کسٹ یونیورسٹی	33
1	0	نجمہ شاہین ایم پی اے	34
4	0	ضیاء اللہ بنگش ایم پی اے	35
4	0	امتیاز شاید قریشی ڈپٹی سپیکر	36

818 جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مردان کے مختلف ہسپتالوں بالخصوص دیہی علاقوں کے ٹائپ اے وڈی اور آر ایچ سی ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی پڑی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہسپتالوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع مردان کے ڈومیسائل رکھنے والے ڈاکٹر حضرات جو کہ پشاور اور دوسرے شہری علاقوں میں تعینات ہیں، کی تفصیل اور ان کو ضلع کے دیہی علاقوں میں تعینات نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مردان کے مختلف ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی منظور شدہ، پر اور خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Detail of sanctioned, filled and vacant posts of Doctors in Health Institutions of District Mardan:

Type -D- Hospital Katlang:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	01	00
Surgical Specialist BS-18	01	00	01
Medical Specialist BS-18	01	00	01
Gynecologist BS-18	01	00	01

Children Specialist BS-18	02	02	00
Medical Officer BS-18	02	02	00
GDMO BS-18	09	00	09
Medical Officer BS-17	01	00	01
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

Civil Hospital Lund Khwar:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	01	00
Medical Officer BS-18	02	02	00
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

Type –D- Hospital Rustam:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	00	01
Surgical Specialist BS-18	01	00	01
Medical Specialist BS-18	01	00	01
Gynecologist BS-18	01	00	01
Children Specialist BS-18	01	00	01
Medical Officer BS-18	02	01	01
Medical Officer (Blood Bank) BS-17	01	01	00
Medical Officer BS-17	05	02	03
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

Type –D- Hospital Shehbaz Ghari:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	01	00
Surgical Specialist BS-18	01	00	01
Medical Specialist BS-18	01	00	01
Gynecologist BS-18	01	00	01
Children Specialist BS-18	01	00	01
Anesthesia Specialist BS-17	01	00	01
Medical Officer BS-17	06	01	05
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

Type -D- Hospital Toru:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	01	00
Surgical Specialist BS-18	01	00	01
Medical Specialist BS-18	01	00	01
Gynecologist BS-18	01	00	01
Children Specialist BS-18	01	00	01
Medical Officer BS-18	01	00	01
Anesthesia Special BS-17	01	00	01
Medical Officer BS-17	05	02	03
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

RHC Shergarh:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-18	01	01	00
Medical Officer BS-17	02	01	01
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

RHC Palo Dari:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-18	01	00	01
Medical Officer BS-17	03	00	03
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

RHC Mnagah:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Medical Officer BS-17	02	02	00
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

RHC Gumbat:

Post	Sanctioned	Filled	Vacant
Senior Medical Officer BS-19	01	00	01

Medical Officer BS-18	01	00	01
Dental Surgeon BS-17	01	00	01

(ii) ضلع مردان کے ڈومیسائل رکھنے والے ڈاکٹرز حضرات جو کہ پشاور اور دوسرے شہری علاقوں میں تعینات ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

List of Doctors having Domicile of Mardan serving in other Districts:

S.No	Name of Doctors	BPS	Place of posting
01	Dr. Noor-ul-Akbar	18	RHC Nizam Pur Nowshera
02	Dr. Bushra Halimi	18	KTH Peshawar
03	Dr. Javed Shah	18	KTH Peshawar
04	Dr. Muhammad Muslim Shah	18	KTH Peshawar
05	Dr. S. Asghar Ali	18	RHC Amber Kunda Swabi
06	Dr. Adil Shah Roghani	18	KTH Peshawar
07	Dr. Sajjad Ahmad	17	HMC Peshawar
08	Dr. Sabeena Aziz	17	KGMC Peshawar
09	Dr. Saleem Abbas	17	KMC Peshawar
10	Dr. Zafar Ali Shah	17	LRH Peshawar
11	Dr. Fazila Shahid	17	KTH Peshawar
12	Dr. Rashid Ahmad	17	KTH Peshawar
13	Dr. Zakirullah	17	IKD Hayatabad Peshawar
14	Dr. Muhammad Hayat	17	RHC Regi Peshawar

جہاں تک ان کو دیہی علاقوں میں تعینات نہ کرنے کا سوال ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ موجودہ حکومت کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ ترجیحی بنیادوں پر ڈاکٹروں کو اپنے ضلع اور دیہی علاقوں میں تعینات کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

819 جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں عوام کے مختلف ٹیسٹ (Tests) کی فیس میں سے ڈاکٹروں اور سٹاف کو کمیشن دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کمیشن کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا کمیشن ختم کرکے فیس کم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ کمیشن کی تفصیل محکمہ صحت خیبر پختونخوا کے نوٹیفیکیشن No.SO(B)Health/10-12/03-04/User charges dated Peshawar 13th April 2005 کے ذریعے ملاحظہ کی گئی۔ مزید یہ کہ کمیشن ختم کر کے فیس کم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

871 جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں غیر ملکی آنے پر محکمہ ان کا اندراج اور آنے کی وجوہات کا ریکارڈ رکھتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں آئے ہوئے غیر ملکی افراد اور ملک کا نام ان کی رہائش گاہ، واپسی اور واپس نہ ہونے والوں کی تعداد اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا غیر ملکی افراد کے واپس نہ ہونے پر وفاقی حکومت کو مطلع کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، صرف اندراج کی حد تک محکمے کے پاس ریکارڈ موجود ہوتا ہے جبکہ وجوہات کی تفصیل محکمے کے پاس نہیں ہوتی، تاہم غیر ملکیوں کی کڑی نگرانی جاری رہتی ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں میں آنے والے غیر ملکی باشندوں کی کل تعداد 57933 ہے جو کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں مقررہ قیام پورا کر کے سب واپس چلے گئے ہیں۔

(ii) نہیں کیونکہ سب کے سب واپس چلے گئے ہیں۔

813 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں مریضوں اور لواحقین کی افطاری کیلئے حکومت نے پیکج منظور کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پیکیج کی فراہمی کا ٹینڈر کس اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا اور کتنی فرمز نے اس میں حصہ لیا تھا؛

(ii)ایک افطاری پیک میں کتنی مالیت کی کیا کیا چیز ہوتی تھیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ پیکج کی فراہمی کا ٹینڈر روزنامہ 'مشرق' میں مورخہ 9 جولائی اور روزنامہ 'آج' میں مورخہ 10 جولائی 2010ء کو مشتہر کیا گیا تھا، جو کہ ذیل میں درج ہے اور جن فرموں نے اس میں حصہ لیا، ان کی ہسپتال وائز تفصیل بھی درج ہے۔

ایک افطاری پیکج کی مالیت 200 روپے تک تھی جن میں مندرجہ ذیل اشیاء جو پھل، چاول، نان، کھجور، پکوڑہ اور شامی کباب وغیرہ شامل تھے۔

رمضان پیکج کیلئے ٹینڈر

صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام تدریسی (ٹیچنگ) ہسپتالوں، ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، میٹر نٹی ہسپتال پشاور، نصیر اللہ خان بابر (سٹی) ہسپتال پشاور، مولوی جی ہسپتال پشاور، صفوت غیور ہسپتال پشاور، زنانہ ہسپتال بنوں، لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ، کے ڈی اے ہسپتال کوہاٹ، زنانہ ہسپتال لکی، کے ڈی اے ہسپتال کرک، زنانہ ہسپتال کرک، زنانہ ہسپتال ایبٹ آباد کیلئے رمضان پیکج میں افطار بکس مبلغ -/200 روپے تک مہیا کرنے کیلئے ہر ضلع کے صرف مقامی ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ سے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں، جو ہر ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو بروز بدھ مورخہ 10 جولائی 2013 صبح گیارہ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی دن ساڑھے گیارہ بجے ٹینڈر دہندگان یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر دہندہ ٹینڈر میں افطار کیلئے مہیا کرنے والی خوراک کی اشیاء مثلاً جوس، پھل، چاول، نان، کھجور، پکوڑہ، شامی کباب وغیرہ کی فہرست بمعہ قیمت پیش کریں۔

نوٹ: ماہ رمضان کے بابرکت مہینے کے پیش نظر خوراک کے معیار کا خاص خیال رکھا جائے۔

مہتمم محکمہ صحت، خیبر پختونخوا

فرموں کی ہسپتال وائز تفصیل

S.No	Name of H. Institution	Names					
	LRH Peshawar	1 Sarhad Tent Services Peshawar	2 Maghul Afghan Restaurant	3 Haji Pervez Govt. Contractor	4 Israruddin & Co.		
	KTH Peshawar	1 Maghul Afghan Restaurant	2 Haji Jehangir Khan Canteen Contractor	3 Lasanya Restaurant	4 Haji Muhammad Ashiq	5 Hamid Ali	6 Sarhad Tent
	HMC Peshawar	1 Maghul Afghan	2 Jako Jejehangir Khan	3 Haji Muhammad	4 Sarhad Ten		

		Restaurant	Govt. Contractor	Ashiq			
	Ayub Teaching Hospital Abbotabad	1 Bandant Marriage Hall	2 Lasanya Restaurant	3 Nawab Restaurant			
	DHQ Hospital Abbotabad	1 Hayat Group of Catering Abbotabad	2 Zia Butt Kichen & Catering Abbotabad	3 Mat Bakht Almadani A1 Madani Catering	4 Bismillah Catering Atd		
	DHQ Hospital Batagram	1 Lasanya Palace Hotel	2 Shangreela Hotal	3 A1 Fakhar Restaurant			
	DHQ Hosptial Bannu	1 Mumtaz Khan Govt. Contractor	2 Munchi Ayaz Hotel & Restaurant	3 New Kohati Hotel & Restaurant			
	KGN Teaching Hospital Bannu	1 Mr. Afzal Khan	2 AS Enter prises	3 Rakibaz & Hotel			
	DHQ Hospital Buner	1 Mir Afzal	2 Sheraz Restaurant Daggar	3 Star East Restaurant			
	DHQ Hospital Charsadda	1 Israruddin Khan Catering Service	2 Haji Pervez Muhammad Govt. Contractor	3 Din & Company	4 Tehran Shah Govt. Contractor		
	DHQ Hospital Chitral	1 Kashmir Bakers	2 Kohi Noor Bakers	3 Newb			
	DHQ Hospital DIK	Pase Restaurant	2 Lasanya Fast Food Restaurant	3 Dirainn Hotel & Co.			
	MMM Teaching Hospital DIK	1 Lasanya Restaurant	2 Lekozine Restaurant	3 Green Palace Departmental Store			
	DHQ Hospital Dir Lower	1 Buner Gul	2 Sarzamin Khan Hotel	3 Zeshan Anjum Khan	4 Gulistan		
	DHQ Hospital Dir Upper	1 Green Hells Hotel	2 Hospital Canteen	3 Lasanya Restaurant	4 Almanzel Restaurant		
	DHQ Hospital Hangu	1 Arif uroof Nasreen Canteen	2 MS Sher Hotel & Restaurant	3 Aman Hotel & Restaurant			
	DHQ Hospital Haripur	1 MS Al Quresh Hotel & Restaurant	2 MS Muhammadi Contractor	3 MS Hotel & Tent Service	4 MS Al Faisal Tikka Shop	5 Al Malik Restaurant	
	KDA Hospital Kohat	1 Ihsanul Haq Catering Service	2 Rahatullah	3 Rahat Khan	4 Tariq Sarwar	5 Nizamuddin	
	LMC Kohat	1 Ihsanul Haq Catering Service	2 Rahatullah	3 Rahat Khan	4 Tariq Sarwar	5 Nizamuddin	
	DHQ Hospital Malakand	1 Canteen BHQ Batkhela	2 Din & Co.	3 Said Enterprizes	4 Alam		
	DHQ Hospital Mansehra	1 Hiyana Hotel	2 Suni Sweet & Bakers	3 Shan Guest House			
	DHQ Hospital Mardan	1 MS Israruddin	2 MS Din & Col.	3 MS Rifatullah Jan Hotel	4 MS Haji Pervez Charsadda		
	MMC Mardan	1 Khyber Catering Services	2 Pameer Darbar Mardan	3 PBS Plus Hotel Mardan	4 Afghan Restaurant Mardan		
	DHQ Hospital Nowshera	1 Zaiqa Restaurant	2 Med View Restaurant	3 River View Restaurent			
	DHQ Hospital Shangla	1 Bacha Shehzad Hotel	2 Seraj Hotel	3 Said Jan Hotel			
	DHQ Hospital Swabi	Bismillah Hotel	2 A-1 Cafey	3 Bacha Khan Hotel Swabi	4 Mama Hotel Swabi		
	Saidu Group of Hospital Swat	Dana Pani Mingora	2 Tikka Restaurant Mingora	3 Zeak Food Mingora			

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ میں چھٹی کی درخواستیں ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں: جناب سراج الحق صاحب، سینیئر منسٹر 2014-01-15، جناب سمیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے 2014-01-15، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 2014-01-15، محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ 2014-01-15، محترمہ رقیہ حناء صاحبہ 15-01-2014 تا 2014-01-17، جناب سعید گل صاحب، ایم پی اے 2014-01-15 تا 2014-01-17، جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 2014-01-15۔ میں ہاؤس کے سامنے یہ چھٹی کی درخواستیں پیش کرتا ہوں۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں آج ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ جملہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے۔ (تالیاں) اس میں دیر پارلیمانی سیکرٹریز کی Induction کی وجہ سے ہوئی جس کیلئے میں معذرت خواہ ہوں۔ فنانس کمیٹی کی تشکیل آئین کے آرٹیکل 88، سب آرٹیکل (2) کے تحت الیکشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے۔ اگرچہ اسمبلی کی تاریخ میں فنانس کمیٹی کی تشکیل بذریعہ ووٹنگ کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور ہر دفعہ قاعدہ 193 کے تحت ممبران اسمبلی سپیکر کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تشکیل کیلئے جو اختیارات دیتے ہیں، اس کے تحت دیگر کمیٹیوں کے علاوہ فنانس کمیٹی بھی تشکیل پا جاتی ہے لیکن موجودہ جمہوری حکومت نے آئینی راستہ اختیار کرتے ہوئے فنانس کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ آئین کے ساتھ ساتھ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے تحت قاعدہ 156 میں کمیٹی کی تشکیل کیلئے الیکشن کا کوئی واضح طریقہ کار درج نہیں، لہذا میں نے اپنی طرف سے درج ذیل نام تجویز کئے ہیں جو میں ایوان کیلئے پیش کرتا ہوں۔ میں وضاحت کرتا ہوں، جتنی بھی ہم نے کمیٹیز بنائی ہیں، اس میں جو پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، ان کے ساتھ میٹنگ کرکے ان کی مشاورت سے بنائی ہیں، وہ سارا کچھ اور میں نے کوشش کی ہے کہ جو Percentage ہے، اس کے مطابق ان کو حصہ دیا جائے۔ تو یہ نام ہیں۔۔۔۔

ایک رکن: پارلیمانی لیڈرز سے؟

جناب سپیکر: وہ پارلیمانی لیڈرز سے 'سوری' ۔ مسٹر فضل حکیم صاحب، مسٹر شاہ حسین صاحب، مسٹر سردار ظہور صاحب، ارباب جہانداد صاحب، مسٹر ضیاءاللہ بنگش صاحب، محمد اشتیاق صاحب، جو اس کے حق میں ہیں 'ہاں' میں جواب دیں۔

Members: Yes.

جناب سپیکر: جو اس کے مخالف ہیں 'ناں' میں جواب دیں۔

اراکین: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی ہاں، کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Syed Jaffar Shah Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 152, in the House.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ آج مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ٹائم پہ لوگ آئے ہیں، یہ کال اٹنشن نوٹس جناب والا، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2010 کے تباہ کن سیلاب میں ضلع سوات کے بالائی علاقوں جن میں کالام، بحرین اور مدین کے بالائی علاقے شامل ہیں، اس میں کافی گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں سیلاب سے، لیکن سیلاب سے جو مکانات بچے ہیں، ابھی تک متاثرہ گاؤں کے کچھ حصے اب بھی سخت خطرے میں ہیں۔ اگر معمولی سا سیلاب دوبارہ آجائے تو یہ تمام گاؤں مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گے، اللہ نہ کرے۔ ان مقامات پر ہنگامی بنیادوں پر حفاظتی پشتہ جات کی تعمیر بہت ہی ضروری ہے۔ گرمیوں کے موسم میں دریاؤں میں پانی کی بہتات کی وجہ سے ان مقامات پر تعمیراتی کام کرنا ناممکن ہوتا ہے، لہذا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر ان علاقوں میں حفاظتی پشتہ جات کی تعمیر شروع کرے تاکہ اس ممکنہ انسانی المیہ کا بروقت تدارک ہو سکے۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب! آپ نے سن لیا کہ نہیں؟ آپ کو اٹنشن دینی چاہیے نا، مطلب جب آپ بیٹھے ہیں تو ضرور آپ۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یاسین خلیل صاحب! یہ ہے کہ جو سیلاب میں کافی گاؤں میرے حلقے میں اور بالائی سوات میں، کچھ تو بالکل 100 percent صفحہ ہستی سے مٹ چکے تھے تو اس پہ کچھ کام ہوا ہے، کوٹیشنز کے حوالے سے لیکن جو گاؤں ابھی بچ چکے ہیں یا جس کے کچھ حصے بچ چکے ہیں، اب مزید اگر سیلاب آجائے تو ان کو بڑے بڑے خطرات کا سامنا ہوگا اور خطرہ یہ ہے کہ وہ گاؤں بھی اگر تھوڑا سا بھی سیلاب آجائے تو یہ پانی میں بہہ جائیں گے، اس کیلئے ہنگامی بنیادوں پر حفاظتی پشتہ جات کی تعمیر کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پی ڈی ایم اے اس کیلئے Concerned department ہے اور ابھی وقت ہے کیونکہ مارچ کے مہینے میں پھر دریاؤں میں پانی کے بہاؤ میں اضافہ ہوتا ہے، پھر کام کرنا مشکل ہوتا ہے تو یہ میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ سپیشل ہدایات جاری کریں اور یہاں فلور پر وعدہ کریں کہ ان شاءاللہ آپ جلدی اس کام کو شروع کریں گے تاکہ وہاں پہ اس تباہی سے اور انسانی المیہ سے ہم بچ سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب یاسین خلیل صاحب۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! تر خومره پورې چې د دې دریاب غاړه کښې دا مسئله ده نو دا محکمه ایریګیشن دا Deal کوي او د هغوی سره دا ذمه واري ده۔ زمونږ ډیپارټمنټ چې کوم دے دا Natural disaster چې کوم راځي، خدا نخواسته چې سیلاب راشي۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: زمونږ ډیپارټمنټ ته چې کوم Natural disaster راځي نو هغه مونږ Deal کوؤ۔ هغې کښې مرې وشي د سیلاب د وجې یا د نور آفت د وجې، هغه کوؤ نو زمونږ دا کوئسچن راغلے وو، د جعفر شاه صاحب سره مونږ ډسکس کړو وختې۔ شاه فرمان صاحب زما په خیال به جواب ورکوي چونکه د دې منسټر شته نه، دا سي ایم صاحب سره في الحال دغه دے نو شاه فرمان صاحب به د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ 2010ء کے یہ جو تاریخی سیلاب کی وجہ سے جو Destruction ہو گئی تھی اس کیلئے اس وقت کی حکومت نے Flood Damages Restoration ایک ڈائریکٹریٹ کھولا تھا اور اس کے اندر 543 ملین انہوں نے پیسے، وہ سارے اس طرف Divert کئے تھے اور کام شروع کیا گیا تھا۔ جتنا کام ہوا ہے جو باقی ماندہ ہے، جعفر شاہ صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، اس کیلئے Priority کے اوپر پی ڈی ایم اے بھی اور مرکز کی طرف سے جو فنڈز ملتے ہیں، پی ایس ڈی پی میں، گورنمنٹ کا یہ ارادہ ہے کہ یہ ہم اس میں رکھیں اور ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی جتنی Responsibility بنتی ہے، Consultants کی وجہ سے بھی کچھ یہ پراسیس Slow ہو گیا تھا تو جیسے ہی فنڈز Available ہونگے ڈیویلپمنٹل اور یہ کام شروع ہو گا تو ترجیحی بنیادوں پر اور جعفر شاہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس کے اوپر ان شاءاللہ کام کریں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ۔

Mr. Speaker: Mufti Said Janan Sahib, MPA., to please move his call attention notice No.164, in the House. Mufti Janan Sahib.

مفتی سید جانان: د مانخه وخت نه دے جی؟ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اس وقت پورے ملک میں اور خاص کر اس صوبے کا امن وامان بگڑتا ہوا نظر آرہا ہے، آئے روز قتل مقاتلے، اغواگیری اور بھتہ خوری جیسے واقعات سے اس صوبے کے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے اور خاص کر حالیہ کوہاٹ میں جو واقعہ 13 محرم الحرام کو ہوا ہے جس میں جانی نقصان کے ساتھ ساتھ لوگوں کا کافی مالی نقصان بھی ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! جو حالات ہیں، وہ ہم سب کے سامنے ہیں، اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ ہم غافل نہیں ہیں، اس کے اوپر ہم جتنی بھی بحث کر لیں لیکن اس سے Related ایک Topic مفتی جانان صاحب نے ریکویسٹ کی تھی اور بحث کیلئے بھی منظور کی گئی ہے کہ اس کے اوپر بحث بھی کی جائے کہ یہ جو لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ہے، حکومت کی طرف سے جتنے Steps لئے جا رہے ہیں، پولیس کو Completely

بالکل نہیں ہے پولیس کے اندر، Political interference کرنا کہ گورنمنٹ کی independent
کہیں اگر اس طرح کی کوئی Complaint ہے تو آپ بتادیں۔ پولیس کو Hi-tech کرنا، ان کو وہ ساری چیزیں Provide کرنا جس کے ذریعے سے وہ بروقت ایکشن لے کے ان کی روک تھام کر سکے۔ Snapping dogs سے لیکر الیکٹرونکس کا جو سامان ہے، وہ پولیس کو Provide کیا جارہا ہے۔ اصل وجہ یہ ہے مفتی جانان صاحب! کہ جس معاشرے کے اندر اتنی Concentration of wealth کہ دو چار ہاتھوں میں اربوں روپے ہوں اور آپ کے Sixty / seventy percent لوگ دو وقت کی روٹی کیلئے ترس رہے ہوں، تاریخ گواہ ہے کہ اس معاشرے کے اندر ہمیشہ سے یہ حالات رہے ہیں۔ جو حکومت کی ذمہ داری ہے، وہ پوری کر رہی ہے اور اپوزیشن سے اس بارے میں Suggestions بھی مانگ رہے ہیں۔ اگر کہیں اس مسئلے کے حوالے سے آپ کو کوتاہی نظر آتی ہے یا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کوئی Suggest کریں گے، کوئی Steps point out کریں گے کہ جس سے بہتری آسکتی ہے، پوری اپوزیشن سے حکومت کی طرف سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ Participate کرے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب! آپ یہاں چیئر کو ایڈریس کریں، ادھر نہ کریں، مطلب یہ ہے کہ اس چیئر کو آپ ایڈریس کریں، ڈائریکٹ آپ اس کو ایڈریس نہ کریں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: اچھا۔ شکریہ جناب سپیکر۔ آپ نے میری توجہ اپنی طرف دلائی۔ تھینک یو ویری مچ۔ میں پھر سے (تالیاں) جناب سپیکر! جہاں Objection آتی ہے، جس بندے کے ذہن میں کوئی بھی Objection آتی ہو، یہ نیچرل ہے کہ ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں Solution بھی ہوتا ہے تو جس کے ذہن میں خاص کر مفتی جانان صاحب انکی پارٹی اور باقی اپوزیشن کے جو ممبران ہیں، انکے ذہن میں کوئی بھی ایسی بات ہو کہ وہ حکومت کو Suggest کریں، ہم اس کے اوپر من و عن عمل کریں گے جو حکومت کرنے لگی ہے جو Established rules ہیں کہ پولیس Independent ہو، Hi-tech ہو، Preemptive strikes ہوں لیکن جو معاشرے کے اندر اضطراب ہے، اس کیلئے بھی جب تک Socio- economic Justice نہ ہو، Legal Justice نہ ہو، یہ مسائل ہوتے ہیں، ہم Confront کر رہے ہیں اور اپوزیشن سے جناب سپیکر، خاص کر مفتی جانان صاحب سے یہ توقع رکھتے ہیں

کہ وہ جب بھی کچھ شیئر کرنا چاہیں، کچھ ایڈ کرنا چاہیں، کوئی بتانا چاہیں، حکومت اس کیلئے تیار ہے کہ اس کے اوپر عمل کرے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اچھا یہ ایڈ جرمنٹ موشن بحث کیلئے بھی منظور ہو چکی ہے، اس پر باقاعدہ بحث ہو گی اور اس کو آپ نے منظور کر دیا ہے۔ آگے کی طرف ہمارے پاس بہت تھوڑا ایجنڈا ہے تو میرے خیال میں وہ ختم کرتے ہیں، پوری کارروائی بھی ختم ہو جائیگی۔

مفتی سید جانان: محترم سپیکر صاحب! د مانځه وخت دے۔

Mr. Speaker: Just two minutes agenda.

مسودات قانون کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Agriculture, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Agriculture Pesticides Bill, 2014. Mr. Mushtaq Ghani Sahib.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani Special Assistant for Higher Education: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Agriculture Pesticides Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honorable Minister for Agriculture, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Seeds Bill, 2014, on behalf of Agriculture Minister.

Special Assistant for Higher Education: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Seeds Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honorable Minister for Agriculture, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Plant Breeders Right Bill, 2014.

Special Assistant for Higher Education: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Plant Breeders Right Bill, 2014.

Mr. Speaker: It stands introduced. The honorable Minister for Agriculture, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Farm Services Centers, Bill, 2014.

Special Assistant for Higher Education: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Farm Services Centers Bill, 2014.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سرکاری خدمات تک رسائی مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honorable Minister for Information, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Right to Public Services Bill, may be taken into consideration at once. Mushtaq Ghani Sahib.
Special Assistant for Higher Education: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services Bill, 2014, may be taken into consideration.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services Bill, 2014, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 29 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سرکاری خدمات تک رسائی مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The honorable Minister for Information on behalf of honorable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Right to Public Services Bill, 2014 may be passed.
Special Assistant for Higher Education: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services, Bill 2014, may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services, Bill 2014, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.

جناب سپیکر: تھوڑا اونچی آواز سے بولنا۔

Members: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Members: No.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of Friday afternoon, dated 17-01-2014.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 17 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)